فضائلِ حسنینِ کریمین

03-July-2025

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو

سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔(ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ ۔۔ الخ، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سُننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مُحَرَّمُ الْحَرَام شَرِیف کا بابرکت مہینا جاری وساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو اَہلِ بیتِ اَطْہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اجمعین اور اِمامِ عالی مَقام، اِمامِ تِشْنہ کام حضرت اِمامِ حسن مُجتبیٰ اور امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، آیئے! اسی حوالے سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کی شان وعَظمت کے بارے میں سُننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِن دونوں شہزادوں سے بہت مَحبَّت فرماتے جیسا کہ

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی کہ اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اجمعین میں آپ کو زیادہ پیارا کون ہے؟ارشاد فرمایا: حَسن اور حُسَین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا)۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حَضرت فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے فرمایا کرتے کہ میرے بچوں کو میرے پاس بُلاؤ، پھر اُنہیں سُونگھتے اور اپنے ساتھ چِمٹا لیتے تھے۔ (ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب الحسن والحسین، ۵/ ۴۲۸ حدیث: ۳۷۹۷)

مشہور مُفسّر قرآن حکیمُ الاُمّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: مَحبّت کی بہت قِسْمیں ہیں: اولاد سے محبت اور قِسم کی ہے، اَزْواج (بیویوں) سے اور قِسم کی، دوستوں سے اور قِسم کی۔ اولاد میں حَضراتِ حَسنَین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) بہت پیارے ہیں، ازواج (رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ اجمعین) میں حضرت عائشہ صِدّیقہ، مَحْبُوبۂ مَحْبُوبِ رَبُّ العالمین ہیں، دوست و احباب میں (امیرُ المؤمنین) حضرت ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت پیارے ہیں۔ مَزید فرماتے ہیں: حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) انہیں کیوں نہ سُونگھتے، وہ دونوں تو حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پُھول تھے، پُھول سونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا، لپٹانا انْتِہائی محبت و پیار کے لیے تھا۔ اس سے مَعلُوم ہُوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، اُن سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا، چمٹانا سنتِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۴۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ہم بھی اِن حَضرات کی مَحبّت کو اپنے دل میں مزید پُختہ کرنے اور ان کی

سیرت و کردار پر عمل کرنے کی نیّت سے ان کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں۔

نام و کُنیَت اور اَلقاب:

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا میں سے بڑے حضرت امام حَسَنِ مُجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنیت "اَبُو محمد" ہے۔ اور لَقب "تَقی اور سَیِّد" جبکہ عُرف "سِبطِ رَسُول" ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" بھی کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادتِ مُبارَکہ 15 رَمضانُ الْمُبارَک 3 ہجری کی رات میں مدینۂ طیبہ میں ہوئی۔ حُضور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عقیقہ کیا، بال جُدا کیے گئے اور حکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صَدَقہ کی جائے۔

(تاریخ الخلفاء، باب الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ و روضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ۱/۳۹۶)

آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا نام، اِمامُ الْاَنبیاء، سَیِّدُ الْاَسْخیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا۔ مکمل واقِعہ کچھ یُوں ہے کہ حضرت اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے بارگاہِ رِسالت میں حضرت امام حَسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت کی خوشخبری سنائی۔ (تو) حُضور پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: اسماء! میرے فرزند کو لاؤ، حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے (اِمام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) حُضور سَیِّد عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیدھی طرف والے کان میں اَذان اور اُلٹی طرف والے کان میں تکبیر فرمائی اور حضرت مولیٰ علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے دریافت فرمایا: تم نے اس شان و شوکت والے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟

عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری کیا مَجال کہ بے اِجازت نام رکھنے پر پہل کرتا، لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے "حَرْب" نام رکھا جائے، باقی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسَن رکھا۔ (سوانحِ کربلا ص۹۲ ملخصاً)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُالشُّہَداء، راکبِ دوشِ مُصْطفٰے، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبانُ المعظم سن 4 ہجری کو مدینہ ٔمُنوّرہ میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام، حُضُور پرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنیت "اَبُوعَبْدُاللہ" اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا لقب بھی "سِبْطُ رَسُوْل" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پھول) ہے، اپنے بڑے بھائی کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین،

۱۷۳ا۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً و سیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔ الحسین الشہید...الخ، ۴/ ۴۰۲۔ ۴۰۴)

نام کیسے رکھے جائیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسوں کے نام خود تجویز فرمائے۔ آیئے! اسی ضِمْن میں نام رکھنے کے کچھ آداب بھی سُن لیجئے۔

یاد رہے! اچھے نام رکھنا اولاد کے حُقُوق میں سے ہے اور والِدین کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ بھی ہے، جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حَشْر قائم ہو گا تو وہ اسی نام سے ربِّ کریم کے حُضُور بلایا

جائے گا، جیسا کہ

حضرت دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مَرْوِی ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قِیامت کے دن تم اپنے اوراپنے آباء کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ۴/۳۷۴)

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی گلوکار، فِلمی اداکار یا مَعَاذَ اللّٰہ غیر مسلموں کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بد تَرین ذِلّت کیا ہو گی کہ مُسلمان کی اولاد کو کل میدانِ مَحْشَر میں غیر مسلموں کے ناموں سے پُکارا جائے۔ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری عُمُوماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پُھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور بعض اوقات علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، یا پھر شرعاً دُرست نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے، بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان یا محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے تو کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے۔ یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پُھولے نہیں سماتا، ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہیے کہ کہیں یہ خُوشی تعریف کی خواہش کے مَرَض کا نتیجہ تو نہیں، لہٰذا اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صَحابہ کِرام و تابعین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اجمعین اور اولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ بچے کا اپنے بزرگوں سے رُوحانی تَعَلُّق قائم ہو جائے گا اور دُوسرا ان نیک ہستیوں کا نام رکھنے کی برکت سے اس کی زندگی پر اچھے

اثرات بھی مرتب ہوں گے۔ناموں کے حوالے سے مزید دِلچسپ اور حیرت انگیز مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینۃ کی کتاب **”نام رکھنے کے احکام“** کامُطالَعہ کیجئے کہ اس کتاب میں بچوں کے نام رکھنے کیلئے سینکڑوں اچھے ناموں کی فہرست موجود ہے،اس کے عِلاوہ بچوں کے نام رکھنے کے بارے میں کثیر مفید باتیں بھی موجود ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے،ڈاؤن لوڈ (Download)اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے فضائل احادیث کی روشنی میں

پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُختلف مَواقع پر ان حضرات کی ایسی شان و عَظمت بیان فرمائی ہے جسے سُن کر اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہمارے دل میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی مَحبَّت بڑھے گی۔ آیئے!ان کی شان وعظمت سے مُتَعَلِّق چند فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں۔ چنانچہ

ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنی جس نے ان دونوں سے مَحبَّت کی اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔(ابن ماجہ،کتاب السنۃ،باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/ ۹٦، حدیث:۱۴۳)

ارشاد فرمایا: ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی حَسَن و حُسَین(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) دُنیا میں

میرے دو (2) پُھول ہیں۔(بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی،باب مناقب الحسن والحسین،۲/۵۴۷، حدیث:۳۷۵۳)

ارشاد فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی حَسَن اور حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) جَنَّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔(ترمذی،۵/۴۲۶، حدیث:۳۷۹۳)

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن سے محبَّت واجب ہے

حضرت عَبْدُاللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب (پارہ 25 سورۃ الشُّوریٰ کی) یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہُوئی:

"قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ (پ۲۵، الشوریٰ: ۲۳)" ترجَمۂ کَنزُ الْعِرفان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی مُعاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت "تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں، جن سے محبّت کرنا ہم پر واجب ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، فاطِمَۃُ الزَّھْرا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) اوران کے دونوں بیٹے (یعنی حضرت امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا)۔(معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن علی بن ابی طالب،۳/۴۷، حدیث:۲۶۴۱)

پیارے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا! اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اجمعین کی مَحبَّت واجب و ضَروری ہے، ہر مُسلمان کے نزدیک اپنی جان ومال، عِزّت و آبرو، ماں باپ اور اَولاد سے بھی زِیادہ محبوب، "اَہلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اجمعین" ہونے چاہئیں۔ ان مبارک ہستیوں کی مَحبَّت، سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت ہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

محبّت، اِیمانِ کامل کی نِشانی ہے۔ چُنانچہ

نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "لَایُؤمِنُ عَبۡدٌ حَتّٰی اَکُوۡنَ اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِنۡ نَفۡسِہٖ" یعنی کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے "وَذَاتِیۡ اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِنۡ ذَاتِہٖ" اور میری ذات، اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو "وَتَکُوۡنَ عِتۡرَتِیۡ اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِنۡ عِتۡرَتِہٖ" اور میری اَوْلاد اس کو اپنی اولاد سے زِیادہ پیاری نہ ہو "وَاَھۡلِیۡ اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِنۡ اَھۡلِہٖ" اور میرے اَہلِ بیت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم اجمعین) اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/۱۸۹، حدیث: ۱۵۰۵ بتصرف ما)

اَہلِ بیتِ اَطْہار کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! اَہلِ بیتِ اَطْہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں اللہ کریم پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾ (پ۲۲، احزاب، ۳۳)	ترجمۂ کنزالعرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

اکثر مُفَسِّرِینِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین کی رائے ہے کہ یہ آیتِ مُبارَکہ حضرتِ علیُّ المُرْتَضٰی، حضرت فاطِمہ زہرا، حضرتِ امام حَسَن اور حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم اجمعین کے حق میں نازِل ہُوئی۔ حضرت امام احمد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے حضرت اَبُوسَعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ

عَنۡہُ سے رِوایَت کی ہے کہ یہ آیت پَنجتَن پاک کی شان میں نازِل ہوئی۔ پَنجتَن سے مُراد حُضُور نبیِ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، حَضرتِ عَلِی، حضرت فاطمہ، حضرتِ امام حَسَن اور حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم ہیں۔ (سوانح کربلا، ص ۷۹،۸۰، ملتقطا)

ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ حُضُور، جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان حضرات کے ساتھ اپنی باقی صاحِبزادیوں، قَرابت داروں اور اَزْواجِ مُطَہَّرات کو بھی شامِل فرمایا۔

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۴۴)

آیتِ مُبارَکہ کی تَفْسِیر کرتے ہوئے، حضرت اِمام طَبری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: یعنی اے آلِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اللہ کریم چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فُحش چیزوں کو دُور رکھے اور تمہیں گناہوں کے میل کچیل سے پاک وصاف کردے۔ (طبری، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۳۳، ۱۰ / ۲۹۶)

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَید مُفتی محمد نَعیمُ الدین مُرادآبادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اَہْلِ بیتِ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم اجمعین) کے فَضائل کا چشمہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخلاقِ دَنیّہ واَحوالِ مَذمُومہ (یعنی بُرے اَخلاق واَحوال) سے اُن کی تَطْہِیر فرمائی گئی (یعنی انہیں بُرے اَخلاق سے محفوظ رکھا گیا)۔ بعض احادیث میں مَروِی ہے کہ اَہْلِ بیت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم اجمعین)، نار (یعنی دوزخ کی آگ) پر حَرام ہیں (یعنی جنّتی ہیں) اور یہی اس تَطْہِیر کا فائدہ اور ثَمرہ (یعنی نتیجہ) ہے اور جو چیز ان کے اَحوالِ شَریفہ کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پَروَردگار انہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۸۲)

ہمیں بھی اَہْلِ بیتِ پاک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم اجمعین) سے مَحبَّت قائم رکھتے ہوئے، ان کے

www.dawateislami.net

نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ کریم ان کے صَدقے ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور خُوب خُوب نیکیاں کرکے جنت میں ان نیک ہستیوں کا قُرب عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ترمذی شریف میں ہے: سید الاولیاء، مولیٰ مشکل کشاء، شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہ تھے اور امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِس سے نیچے کے حصے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بہت مشابہ تھے۔

حکیم الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا از سر تا قدم (سر مبارک سے قدم مبارک تک) بالکل ہمشکلِ مصطفیٰ تھیں۔ اور آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کے صاحبزادگان (یعنی حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) میں یہ مشابہت تقسیم کر دی گئی تھی، حضرت امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی پنڈلی قدم شریف تک اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھی، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قدرتی مشابہت بھی اللہ کریم کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے، تو جسے اللہ پاک اپنے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے مشابہ کرے اُس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔ (مرآۃ (480/8

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جب صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم اجمعین اور پیارے نواسوں رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا سے بے انتہا مَحبَّت کرتے دیکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی وجہ سے یہ حضرات بھی ان سے مَحبَّت وشَفقت سے پیش آتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم اجمعین اور بالخُصُوص حَسَنَیۡنِ کَرِیۡمَیۡن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا کا بے حد خیال رکھا کرتے، چُنانچہ

صدّیقِ اکبر کی اِمامِ حسن سے مَحبَّت

حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ جب مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے خلیفہ مُنتخب ہُوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَعلُّق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم اجمعین کا بہت خَیال رکھا کرتے اور اَہلِ بیتِ اَطہار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ "نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ دار مُجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ پیارے ہیں۔" (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، ۲۹/۳، حدیث: ۴۰۳۶)

فاروقِ اعظم کی امامِ حُسین سے والہانہ مَحبَّت

حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: میں ایک دن اَمیرُ الْمُومنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے گھر گیا، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، حضرت اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ

کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بیٹے حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دروازے پر کھڑے اِنتظار کر رہے تھے۔کچھ دیر انتظار کے بعد وہ واپس لوٹنے لگے تو ان کے ساتھ ہی میں بھی واپس لوٹ آیا۔بعد میں اَمیرُالْمُومنین حضرت عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے میری مُلاقات ہوئی تو میں نے عرض کی:”اے اَمیرُالْمُومنین! میں آپ کے پاس آیا تھا، مگر آپ حضرت اَمیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ مَصروفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے(میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے، مجھے کیسے ہو سکتی ہے؟) لہٰذا میں ان کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔“تو اَمیرُالْمُومنین حضرت فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:اے میرے بیٹے حسین! میری اَوْلاد سے زِیادہ، آپ اس بات کے (زیادہ) حق دار ہیں کہ آپ اَندر آجائیں اور ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں، اللہ کریم کے بعد کس نے اُگائے ہیں، تم سادات ِکرام نے ہی تو اُگائے ہیں۔“(تاریخ ابن عساکر، ج۱۴، ص۱۷۵)

شیرِ خدا کی امامِ حسن سے مَحبَّت

حضرت اَصْبَغ بن نُباتہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت امام حسن مُجْتَبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیمار ہوئے تو اَمیرُالْمُومنین حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان کی عِیادَت کے لئے تشریف لے گئے، ہم بھی اُن کے ساتھ عِیادَت کے لئے حاضر ہُوئے۔اَمیرُالْمُومنین حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خَیرِیَّت دریافت کرتے ہوئے فرمایا:اے نواسۂ رسول! اب طَبِیعَت کیسی ہے؟عَرض کی:اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بہتر ہوں، آپ رَضِیَ

اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اگر اللہ پاک نے چاہا تو بہتر ہی رہو گے، پھر حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: مجھے سہارا دے کر بٹھائیے، اَمِیْرُ الْمُومنین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے انہیں اپنے سینے سے ٹیک لگا کر بیٹھا دیا، پھر حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایک دن مجھ سے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: اے میرے بیٹے! جنّت میں ایک درخت ہے جسے شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی کہا جاتا ہے، آزمائش میں مبتلا لوگوں کو قیامت کے دن اس درخت کے پاس جمع کیا جائے گا، جب کہ اس وقت نہ میزان رکھا گیا ہو گا نہ ہی اعمال نامے کھولے گئے ہوں گے، انہیں پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ پھر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی،

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ (پ۲۳، الزمر، آیت ۱۰)	ترجمۂ کنزالعرفان: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، ص۳۴۷)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں اَمِیْرُالْمُومنین حَضرتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اپنے شہزادے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَحبَّت کا عِلْم ہُوا، وہیں امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بیان کردہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ پریشانیوں، مُصِیبَتوں اور آزمائشوں پر صَبْر کرنے والوں کو قِیامَت کے دن ان کے صَبْر کا پُورا پُورا اَجْر دِیا جائے گا۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کے ہر کام میں ہزارہا حِکْمَتیں پَوشِیدہ ہوتی ہیں، جن کا ہمیں عِلْم نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہر ایک کے سَامنے اپنی پریشانی، غریبی و مُفْلِسی کا رونا رونے، اپنے دُکھڑے سُنانے اور تنگدَستی کے سَبَب مَعَاذَ اللہ رَبّ کریم کی ذات پر بے جا اِعتِراضات

کر کے اپنی زَبان سے کُفرِیات بکنے کے بجائے،اِن آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامُنا کرتے ہوئے صَبرُ وتَحَمُّل سے کام لینا چاہئے ،کیونکہ یہ مُصِیبَتیں اوربلائیں گُناہوں کے کَفّارے اور دَرَجات میں بلندی کا باعِث ہوتی ہیں۔

اللہ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثَواب عَطا کیا جائیگا،تو عافِیت والے تَمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔(ترمذی،۴/۱۸۰،حدیث ۲۴۱۰، دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 21 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اندر خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے اور اہلِ بیت اور صحابہ کرام علیھم الرضوان کی محبت پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے، 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام نیک اعمال کا رسالہ پُر (Fill) کرنا بھی ہے اس رسالے میں 72 نیک اعمال بصورت سوال جواب دیئے گئے ہیں ان نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 21 یہ کہ کیا آج آپ نے فجر کے لئے جگایا؟ پیارے اسلامی بھائیو! اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے ہمیں نماز فجر کی پابندی بھی نصیب ہو گی اور حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فجر کے لئے دوسروں کو جگانے کی سنّت پر عمل بھی ہو جائیے گا۔

تعظیمِ سادات کے آداب کے بارے میں مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آئیے! تعظیمِ سادات کے آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[1] (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔[2] ☆سادات ِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆سادات ِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[4]

اعلان

تعظیمِ سادات کے آداب کے بارے میں مزید اہم مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان مدنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع

---

1 ...جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

2 ...تاریخ بغداد، رقم ۵۲۲۱، عبد اللہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰/۱۰۲

3 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۷

4 ...سادات کرام کی عظمت، ص ۷

میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللهُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

1۔۔۔القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3۔۔۔القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (3)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 3 جولائی 2025ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل

---

1 ۰۰۰ الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ۰۰۰ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ۰۰۰ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

دورانیہ 15 منٹ

تعظیمِ سادات کے آداب کے بارے میں بقیہ مدنی پھول

☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[1] تعظیم کے لیے نہ یقین درکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[2] ☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ ودِانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔[3] ☆اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔[4] ☆سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔[5] ☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[6] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[7] ☆سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[1]

---

1 ...الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل و من اعظامه...الخ، جزء: ۲، ص ۵۲

2 ...سادات کرام کی عظمت، ص ۱۴

3 ...سادات کرام کی عظمت، ص ۱۶

4 ...سادات کرام کی عظمت، ص ۱۷

5 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳ ماخوذا، سادات کرام کی عظمت، ص ۸

6 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴

7 ...سادات کرام کی عظمت، ص ۱۲

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ہر کام اچھے انداز میں مکمل ہونے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"ہر کام اچھے انداز میں مکمل ہونے کی دُعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ(۴۴)

ترجمہ: میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔(فیضان دعا، ص 263)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اتنے اتنے نیک اعمل پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

323

1 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے)تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد(مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ)کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح(یعنی اُلٹا رائٹ)کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7)شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے)سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر)کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمل

کے رِسالے کے خانے پُر کئے ؟(16)’’مَرکزی مجلسِ شوریٰ‘‘ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالِغان)میں قرآنِ کریم پڑھا، یاپڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟یاکسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان،بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یاسُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یاچمکیلا نہ ہو یاایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس،ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سوناجاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یارات نہ سونے کی صورت میں صلوۃُ اللّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ’’مَدَنی چینل‘‘ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:’’میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں‘‘ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یاسُنا ؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے

دار) سے مَعَاذَاللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یامَعَاذَاللہ بِلااجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کاادب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے/ سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تااشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا امام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد